سلسلہ ۲۲۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجتماعی ذہن اور قربانی و ایثار کا جذبہ

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

(کہنے کی باتیں بہت سی ہیں لیکن اس وقت ہم یہ اہم اور ضروری بات کہیں گے کہ آپ اپنے) ذہن کو اجتماعی بنائیے، صرف اپنے مفاد کو سوچنا کہ ہمیں فائدہ ہو جائے دین پر کچھ گزر جائے، ملت پر جو کچھ گزر جائے ہم سب کی فکر کیا کر سکتے ہیں، اس ذہن نے بڑا نقصان پہونچایا ہے، دیکھئے تو قرآن شریف میں آتا ہے "ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ" اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ اس کو بہت سے لوگ ایسے پڑھ لیتے ہیں جیسے "ولا تقربوا الصلوٰۃ، ولا تقربوا الصلوٰۃ۔" نماز کے قریب نہ جانا" بعض بے حیا ناخدا ترس لوگ اس طرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں صاحب! قرآن شریف میں تو ہے نماز کے قریب نہ جاؤ۔ لا تقربوا الصلواۃ"

www.abulhasanalinadwi.org

اس طرح بدنیتی کے ساتھ تو نہیں لیکن بعض ناواقفیت کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ان کو ہر خطرہ کے کام سے بچایا گیا ہے۔ ان کو جہاں کہئے ذرا تبلیغ میں چلئے کچھ خطرہ مول لیجئے اپنی تجارت کے لئے کہتے ہیں، ولا تلقو بایدیکم الی التھلکۃ قرآن شریف میں ہے اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو، کوئی کام ایسا نہ کرو، جان بوجھ کر جس میں تمہیں نقصان پہونچے، حالانکہ اس آیت سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ بلکہ اس آیت کا تقاضا بالکل اس کے برخلاف ہے چنانچہ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر ایسا ہی سنا تھا۔ فرمایا ٹھہرو ٹھہرو تم نہیں جانتے یہ آیت تو ہم انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس کی تفسیر تو ہم سے پوچھو، تم کیا جانو، قصہ یہ ہے کہ جب اسلام مدینہ میں آیا کمزور تھا کوئی اس کا ساتھ دینے والا نہ تھا تو ہم انصاریوں نے اس کا ساتھ دیا اور اپنی جان ومال سے ساتھ دیا اور اپنے تقاضوں سے آنکھیں بند کرلیں، بس ہر وقت اسلام کے لئے جان ہتھیلی پر لئے پھرتے تھے میدان جنگ میں کہا جائے تو وہاں تبلیغ کے میدان میں کہا جائے تو وہاں اور مال خرچ کرنے کو کہا جائے تو ہم حاضر، غرض کہ ہم نے پھر مڑ کر نہ دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے، ہمارے کھیتوں اور ہمارے باغوں کا کیا حال ہے، ہماری دوکانوں کا کیا حال ہے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب ہم نے دیکھا کہ اب اللہ کے فضل سے

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمانوں کی تعداد خاصی ہوگئی ہے اور اب اسلام ایسا گھرا ہوا اور میدان میں نہتا اور بے یارومددگار نہیں ہے اور دوسری طرف ہم نے دیکھا کہ ہمارے مالوں پر، ہماری جائدادوں پر بہت اثر پڑگیا ہے اور تجارتیں ماند پڑگئی ہیں، کساد بازاری میں ہم مبتلا ہوگئے ہیں، دوکانوں کے دیوالے نکلنے لگے ہیں، اور باغات خشک ہونے لگے ہیں، فرصت ہی نہیں ہم کو، تو ہم نے کہا اب ہم تھوڑے دن کی چھٹی لیں، مستقل آزادی یا مستقل چھٹی نہیں، بلکہ تھوڑے دن کی چھٹی لے لیں، سپاہی کو چھٹی ملتی ہے، طالب علم کو چھٹی ملتی ہے، استاد کو چھٹی ملتی ہے، ہم بھی چھٹی لے لیں۔ بس یہ خیال آنا تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی ابھی شاید کہنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی کہ آیت نازل ہوئی، ارے کیا کرتے ہو؟ اس وقت جب دین کو تمہاری مدد، تمہاری خدمت کی اور تمہاری جاں نثاریوں کی ضرورت ہے تم چھٹی کا نام لیتے ہو، یہ چھٹی سم قاتل ہے، یہ چھٹی خودکشی کے مترادف ہے فرمایا گیا۔ وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔ یہ پوری آیت ہے۔ اب لوگوں نے فتووں تک میں لکھنا شروع کردیا۔

حج ایک زمانہ میں ہندوستان میں مشکل ہوگیا تھا، دریائی سفر، بادبانی کشتیاں اور بدوؤں کی لوٹ مار دیکھ کر بعض علماء نے فتویٰ دیدیا کہ حج

www.abulhasanalinadwi.org

ہندوستانی مسلمانوں کے ذمہ سے ساقط ہے اور استدلال کیا اس آیت سے کہ ولا تلقوا بایدیکم التهلكة جان بوجھ کر ہلاکت میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور درجے بلند فرمائے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور ان کے شاگردوں اور ان کے خلفاء کے، کہ انہوں نے اس کے خلاف مہم شروع کی اور فتویٰ لکھا اور پھر ان کے بعض خلفاء نے ان کے بھتیجے اور عزیزوں نے ایسی دھوم دھام سے حج کیا کہ پھر یہ خیال ہی لوگوں کے دلوں سے نکل گیا، ورنہ خدا نخواستہ ہندوستان میں اس کی عادت پڑجاتی کہ بھائی سمندر کا سفر خطرناک ہے اور حج ہمارے ذمہ سے ساقط ہے تو آج حج اور کل زکواۃ اور پرسوں روزہ صحت پر برا اثر ڈالتا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة اور پھر اس کے بعد نماز کہ اس سردی میں ٹھٹھر جائیں اور ٹھنڈے پانی سے وضو کریں یا اس گرمیں میں، چھوٹی سی رات میں ہم نکلیں اور رات خراب کریں ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة تو سارا دین ہی معطل ہو کے رہ جائے تو مسلمانوں کا ذہن انفرادی ہے اجتماعی ہونا چاہئے یعنی ملت کے تقاضوں کو دیکھنا چاہئے اگر ہر شخص صرف اپنے اپنے تقاضوں کو دیکھنے لگے تو دین کی خدمت کہاں سے ہوگی۔ میں اس ادارہ کے متعلق نہیں کہتا، الحمد للہ ادارہ کے متعلق کہنے کے لئے یہ جلسہ ہوا ہی نہیں اور جو مدرسہ کا کام ہو رہا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے۔ تعارف اور دینی خدمات وہ الگ، لیکن یہاں یہ نہیں ہے کہ فلاں ادارہ
اور فلاں چراغ بجھ رہا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ دین کا تقاضا ہے ہم یہ کہتے ہیں
اپنے اپنے علاقہ کی خبر لیجئے، اپنی اپنی جگہ کی مسجدوں کی خبر لیجئے۔ مدرسوں
کی خبر لیجئے اپنی اپنی جگہ کی دینی تعلیم کی خبر لیجئے، اپنی اپنی جگہ کے مسلمانوں
کی عادتوں اور ان کے برے اخلاق کی خبر لیجئے، جن کی وجہ سے رحمت الٰہی
رکی کھڑی ہے، گھنگھور گھٹا تلی کھڑی ہے لیکن برستی نہیں کہ مسلمانوں میں
تو یہ یہ عیب ہیں، مسلمانوں میں تو یہ جرائم ہیں، ان ان چیزوں کے
مرتکب ہو رہے ہیں، ان چیزوں کی خبر لیجئے یہ دین کا اجتماعی تقاضا اگر آپ
پر طاری نہ ہوا تو ہندوستان جیسے ملک میں دین کا باقی رہنا مشکل ہے اور
ہندوستان کا کیا ذکر ہے ہندوستان تو خدا کے فضل و کرم سے بہت بہتر ہے
اور بھی ملکوں میں جہاں نام کی اسلامی حکومتیں ہیں، مسلمان حکومتیں ہیں
وہاں کی نہ حکومت کچھ کر سکتی ہے نہ جامع ازہر جیسا ادارہ کچھ کر سکتا ہے
جس کا اگر آپ کو بجٹ اور اس کی شان و شوکت معلوم ہو اور اس کے شیخ
کے اختیارات اور ان کی تنخواہ آپ کو معلوم ہو تو آپ حیران رہ جائیں، کیا
کسی ملک کے صدر جمہوریہ کی وہ شان ہوگی وہ تنخواہ ہوگی، لیکن وہ کچھ نہیں
کر سکتے، اگر اجتماعی ذہن نہ ہو تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا، کسی کو کوئی دلچسپی
ہی نہیں ہے، سب اپنے اپنے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ ہماری اولاد پڑھ

www.abulhasanalinadwi.org

جائے، اور جلدی سے کام سے لگ جائے، اور جلدی سے بڑی آسامی اس کو مل جائے اس کے علاوہ کسی چیز سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے، یہ بہت خطرناک ذہنیت ہے، اس ذہنیت نے قوموں کے چراغ گل کردیئے ہیں، جہاں یہ ذہنیت طاری ہوئی وہاں کوئی سر پٹک کر رہ جائے کوئی بڑے سے بڑا مصلح اپنی پوری زندگی صرف کردے کوئی اثر نہیں ہوتا، یہ ذہنیت ہمارے ملک میں پیدا ہورہی ہے اور موجود ہے کسی کو کسی سے کوئی مطلب نہیں رہا، بس اپنا مفاد دیکھنا، اپنی خوشحالی کی، اپنے گھر کی، کاروبار کی، ترقی اور کامیابی کے سوا کسی چیز سے دلچسپی نہیں، ساری دقّت اس وجہ سے پیش آرہی ہے کہ ذہن اجتماعی اور ملی نہیں ہے بلکہ ذہن انفرادی ہے، ذہن بالکل شخصی ہے ایک تو اس کی اصلاح ہونی چاہئے کہ ملت کے مسائل اور دین کے تقاضوں کا درد آپ اپنے دل میں پیدا کریں۔ اگر یہ نہیں ہے تو پھر بہت بڑا خطرہ ہے، نہ کوئی انجمن کچھ کرسکتی ہے نہ کوئی ادارہ کچھ کرسکتا ہے اور نہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مصنف اور واعظ اور مقرر کچھ کرسکتا ہے۔ خدا کرے آپ اتنی بات سے آگے کی بات سمجھ گئے ہوں۔

(ماخوذ از روداد چمن)

بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ
10 اگست 1996ء

www.abulhasanalinadwi.org

اِرشادِ ربّانی

(۱) میں نے اپنی رضا کو مخالفتِ نفس میں رکھ دیا ہے
لوگ اسے موافقتِ نفس میں تلاش کرتے ہیں
بھلا وہ کیسے پائیں گے؟

(۲) میں نے آرام کو جنت میں رکھ دیا ہے
لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں
بھلا وہ کیسے پائیں گے؟

(۳) میں نے علم و حکمت کو بھوک میں رکھ دیا ہے
لوگ اسے سیری میں تلاش کرتے ہیں
بھلا وہ کیسے پائیں گے؟

(۴) میں نے تونگری کو قناعت میں رکھ دیا ہے
لوگ اسے مال میں تلاش کرتے ہیں،
بھلا وہ کیسے پائیں گے؟

(۵) میں نے عزت کو اپنی اطاعت میں رکھ دیا ہے
لوگ اسے بادشاہوں کے دروازوں پر تلاش کرتے ہیں
بھلا وہ کیسے پائیں گے؟

حدیثِ قدسی

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی ۔۔۔ ۷۴۸۰۰

www.abulhasanalinadwi.org

اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی
القادر پرنٹنگ پریس فون : ۶۶۲۲۶۱۸

www.abulhasanalinadwi.org